تاثرات

افسوس ہے ۲۹ اگست ۱۹۸۳ کو مشہور شیعہ عالم مفتی جعفر حسین حرکتِ قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔ مرحوم ایک عرصے سے پھیپھڑے کے سرطان میں مبتلا تھے۔ گزشتہ تین ماہ سے یہ مرض شدت اختیار کرگیا تھا۔ وہ ۲۶ جولائی ۱۹۸۳ کو علاج کے لیے لندن گئے، وہاں ان کا طبی معائنہ کیا گیا تو ڈاکٹر نے لاہور کے علاج پر اطمینان کا اظہار کیا جس کا اصل مطلب ان کی زندگی سے اظہارِ مایوسی تھا۔ چنانچہ وہ ۴ اگست کو واپس آگئے۔ یہاں میو ہسپتال میں زیرِ علاج تھے کہ سفرِ آخرت اختیار کرگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مفتی صاحب مرحوم ۱۹۱۳ء کو گوجرانوالہ کے ایک علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے تین جلیل القدر علما — مولانا محمد اسماعیل مرحوم، مولانا قاضی عبدالرحیم مرحوم اور مولانا محمد چراغ مدظلہٗ — سے حاصل کی۔ ان کے دو اوّل الذکر اساتذہ مسلکِ اہلِ حدیث سے تعلق رکھتے تھے اور تیسرے استاذِ محترم دیوبندی مکتبِ فکر سے وابستہ ہیں۔ مفتی صاحب کے دورِ طالب علمی میں گوجرانوالہ کے یہ علمی سرچشمے تھے، جن سے وہ ابتدائی عہد میں سیراب ہوئے۔ ان میں سے قاضی صاحب مرحوم سے انھوں نے زیادہ استفادہ کیا۔ مولانا محمد اسماعیل مرحوم کے دار العلوم میں نامور عالم و مصنف مولانا محمد حنیف ندوی بھی ان کے ہم درس تھے۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے وہ لکھنؤ گئے، وہاں سید نجم الحسن کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہوئے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد استادِ محترم کی خواہش پر ان کے دار العلوم میں کچھ عرصہ فرائضِ تدریس بھی انجام دیتے رہے۔ ۱۹۳۶ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے نجف اشرف (عراق) تشریف لے گئے اور وہاں کے جید اساتذہ سے مستفید ہوئے۔ نجف اشرف سے واپس آئے تو موضع نوگاؤں سادات (ضلع مرادآباد یوپی) کی ایک علمی درس گاہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۹ء کو پاکستان میں تعلیماتِ اسلامیہ بورڈ کے رکن منتخب کیے گئے۔ ۱۹۵۲ء کو کراچی میں مختلف مکاتبِ فکر کے اکتیس علما نے اسلامی نظام کے نفاذ

(باقی بر صفحہ ۵۰ پر)